لطائف ادبیہ

پردہ اور حقوقِ نسواں

از جناب مولوی میر افق صاحب کاظمی امروہی

کل میرے ایک دوست نے مجھ سے کیا سوال
رکھتے ہیں آپ پردے کے بارے میں کیا خیال

جو لیڈران قوم، ترقی پسند ہیں
اور اُن کو ہے سیاست و تعلیم میں کمال

کہتے ہیں پردہ عہدِ جہالت کی رسم ہے
ہے قوم مسلمین کا یہی باعثِ زوال

جو قوم ہے تمدن و تعلیم میں بلند
پردے کا بھول کر بھی وہ کرتی نہیں خیال

پردہ نہیں ہے ترکی و ایران و مصر میں
ہے بیشتر ممالکِ اسلام کا یہ حال

یورپ میں تو وجود ہی اس کا کہیں نہیں
پردے کو وہ سمجھتا ہے اک جان کا وبال

خود ہندوؤں میں جب سے کہ تعلیم عام ہے
بے پردہ ہو کے عورتیں اُنکی ہیں باکمال

بے پردہ ہو چکیں وہ خواتین مسلمیں
جن کو ہوا ترقی و تہذیب کا خیال

کس طرح دیکھو ساعیِ ترکِ حجاب ہیں
ترکی میں آج غازی دیں مصطفیٰ کمال

ہندوستاں کے مسلم ناداں مگر ابھی
پردے کے باب میں کیے جاتے ہیں قیل و قال

جب تک ہماری قوم میں پردے کا ہے رواج
آزادی و ترقی و تہذیب ہے محال

مستفسرانہ دیکھ کے میری طرف کو پھر
کہنے لگے کہ آپ کا اس میں ہے کیا خیال

میں نے ادب کے ساتھ کہا اپنی دوست سے
اس باب میں نہیں کوئی ذاتی مرا خیال

قرآن کا فیصلہ ہے فقط واجب القبول
اس کے سوا فضول و عبث جملہ قیل و قال

اخفائے جائے زینت و حفظِ فروج کا
قرآن میں ہے حکم منَ اللہِ لایزال

جلباب کا ہے امر زِ سر تا بپا صریح
ثابت ہے جس سے پردۂ شرعی بجملہ حال

کس کس سے پردہ فرض برائے اُناث ہے
تفصیل سے گنائے ہیں قرآں میں وہ رجال

اب اس قدر صراحتِ کافی کے باوجود
انکار اس سے مومنِ کامل کا ہے محال

دنیا تمام ادھر سے اُدھر ہو تو غم نہیں
ہم ہوں مگر نہ منحرفِ امرِ ذوالجلال

اس واسطے یہ عرض میں کرتا ہوں آپ سے
عورت کی بے حجابیِ مطلق ہے اک وبال

لیکن یہ شکل پردہ جو ہندوستان میں ہے
عہدِ نبیؐ میں اس کی بھی ملتی نہیں مثال

حبسِ دوامِ اُناث کا گھر میں ہے جبر و ظلم
اس قید و بند سخت کا اچھا نہیں مآل

قرآنِ پاک میں نہیں کچھ اس کا ذکر و امر
خود مسلمینِ ہند نے ڈالا ہے یہ تو جال

بیشک یہ سب قصور ہمارا ہے مہرباں
چکھتے ہیں اب ہم اپنے ہی کرتوت کا وبال

اک عمر سے اسیرِ جہالت ہیں عورتیں
اُن کے قوائے فکر و عمل سب ہیں پائمال

احساس اپنے حالِ زبوں کا نہیں اُنہیں
آیا ہے اُن کی دولتِ اخلاق پر زوال

وہ بزدل و ضعیف ہیں ایسی کہ الاماں
زنجیر قیدِ سخت نے اُن کو کیا نڈھال

ہیں آپ کی وہ تختۂ مشقِ ہوس مدام
امراض کی چھری نے کیا ہے اُنہیں حلال

باغِ شباب و حسن ہے اُن کا خزاں پذیر
بچہ کشی سے ہیں وہ جوانی میں پیرزال

دن رات ہیں وہ آپ کی خدمت میں منہمک
بارش کا غم نہ گرمی و سردی کا کچھ خیال

اُن کو کنیز و خادمہ سمجھا ہے آپ نے
محنت نے روز و شب کی اُنہیں کر دیا نڈھال

ہر وقت ہیں تحکم بیجا کی وہ شکار
پامال کر رہا ہے اُنہیں آپ کا جلال

دخل اُن کی رائے کو نہیں کچھ انتظام میں
ہر چند گھر میں آپ کے پیدا ہو اختلال

اک آنکھ ساس کو نہیں بھاتا بہو کا عیش
سب حق بہو کے ساس کے ہاتھوں ہیں پائمال

وہ اِسکی ٹوہ میں یہ ہے اُس کے کھوج میں
چھوٹی سی چھوٹی بات پہ ہے جنگ اور جدال

سب کچھ پسر کے واسطے دختر کو کچھ نہیں
آرام و عیش اُس کو، اسے صدمہ و ملال

شرعی حقوق سے انہیں محروم کر دیا
دیتے نہیں ہیں آپ وراثت کا اُنکو مال

کرتے ہیں بے رضا و پسند اُن کا عقد آپ
چاہے دل اُن کا خون ہو ارماں ہوں پائمال

جائز حقوق میں بھی نہیں اُن کو اختیار
مردوں کے جبر سے ہے یہ بیچاریوں کا حال

پہلے تو اِن امور کی اصلاح کیجیے
لازم ہے حالِ مخفی نسواں کی دیکھ بھال

قوام کا یہ مقصد و مفہوم کیا نہیں؟
نسواں کے مصلح و نگراں ہوتے ہیں رجال

اُن کی ہر اک ضرورت و حاجت کو دیکھیے
رکھیے کچھ اُن کے راحت و آرام کا خیال

یوں اُن کو درس مذہب و اخلاق دیجیے
ہو جائیں جس سے حور سرشت اور خوشخصال

احساس اپنی عزت و ذلت کا ہو اُنہیں
حد درجہ حسنِ عفت و عصمت کا ہو خیال

اتنا رہے شرافت و غیرت کا پاس انہیں
جتنا خدا نے اُن کو دیا حسن اور جمال

پابندِ شرع و مذہب و اخلاق بن کے وہ
حاصل کرینگی دین کا دنیا کا ہر کمال

تعلیم طب و حرب و صناعت کی دیجیے
جی صحت و صفائی و ورزش سے ہو بحال

اولاد کی مربیہ ہوں گھر کی ناظمہ
اچھا ہو نظمِ خانہ مہذب ہوں نونہال

اسلام نے کہا ہے یہ عورت کے واسطے
انسانیت میں وہ بھی ہے ہمرتبۂ رجال

زوجین ہیں ذریعۂ تسکین و دوستی
دونوں میں ہو محبت و اخلاص و اتصال

وہ اس کا پردہ پوش ہو یہ اُس کی پردہ دار | باہم جلیسِ عیش، انیسِ غم و ملال
زوجین کے حقوق مساوی ہیں شرع میں | ہاں ذمہ رجال کا ہے فطرۃً خیال
یک گونہ فوقیت ہمیں دنیا میں اُن پہ ہے | لیکن نہیں مدارجِ عقبیٰ میں فرقِ حال
وہ آپ کی رفیق و شریکِ حیات ہیں | ہاں آپ اپنے ہاتھ کا سمجھیں نہ اُن کو مال
مجرم کی طرح گھر میں نہ یوں قید کیجیے | جس سے کہ اُنکی طاقت و صحت کا ہو زوال
مقدور ہو تو باغوں میں بنگلے بنائیے | تفریح کا ہو اُن کی اگر آپ کو خیال
یوں اُن کو اپنا قوتِ بازو بنائیے | ہوں بزم و رزم میں وہ انیس و شریکِ حال
خود عصمت و حقوق کو محفوظ رکھ سکیں | اس درجہ اُن میں جرأت و ہمت کا ہو کمال
نکلیں ضرورتاً جو وہ باہر تو اس طرح | قائم ہو جس سے عفت و عصمت کی اک مثال
تیغِ نگاہِ غیر نہ اُن پر ہو کارگر | جلباب کی ہو تن میں زرہ ستر کی ہو ڈھال
سیر و سفر میں اُن کی رفاقت ہو اس لیے | ہوں تجرباتِ رنج و خوشی میں شریکِ حال
ہر ایک بات میں نہ ہوں آزاد مطلقاً | پابندِ دین ہوں اور روش میں ہو اعتدال
چہرہ ضرورتاً جو کھلا ہو تو اس طرح | مخفی ہو سینہ، گوش، گلو اور سر کے بال
اعضا وہ ہوں چھپے ہوئے جن کا ہے ستر فرض | ہو ہمرکاب شرم و حیا اُن کی چال ڈھال
نکلیں اگر جہاد کو میدانِ جنگ میں | مردوں کی طرح اُنکی ہو وردی بحسبِ حال
اپنے مجاہدین کو ممکن مدد بھی دیں | اور وقت آ پڑے تو عدو سے کریں قتال
لیکن یہ سب امور ہیں جائز ضرورتاً | ان میں بہر طریق مناسب ہے اعتدال
ہوتے ذکور کے نہیں زیبا اُناث کو | مزدوری و تجارتِ خارج بحرصِ مال
اچھی نہیں ملازمتِ خارجی اُنہیں | ہاں گھر کی صنعتوں میں وہ حاصل کریں کمال

ہمراہِ نظمِ خانہ کچھ صنعتِ مفید ہو رفعِ احتیاج سے حاصل فراغ بال
اصلاح لازمی ہے ذکور و اُناث کی سب مرد و زن ہوں نیک روش اور خوشخصال
قابو نگاہ و نفس پہ دونوں کو چاہیے غضِ بصر ہے سب کے لیے امرِ ذوالجلال
ہاں ربط و ضبطِ مرد و زنِ اجنبی نہ ہو پیدا نہ دو دلوں میں ہو کوئی بُرا خیال
اظہار زیب و زینتِ نسواں نہیں درست ہے اُن کی بے حجابیِ مطلق پُر اختلال
آوارگی تو از پے مرداں بھی ہے حرام پھر ہوگی عورتوں کے لیے کس طرح حلال
یہ بات ہے شرافت و اخلاق سے بعید نسواں بلا حجاب دکھاتی پھریں جمال
عریاں ہوں ساق و سینہ و بازو، سر و گلو انداز دلربا نظر افروز خند و خال
غیروں سے بے جھجک سر بازار گفتگو بے امتیاز ہر کس و ناکس کی دیکھ بھال
شوخی نظر میں اور تبسم میں بجلیاں دلچسپ بول چال قیامت کی چال ڈھال
منظر وہ سینما کے نظر سوز دیکھنا سننا حیا بر افگن و دلدوز قیل و قال
اُس پہ درون خانہ و بیرون خانہ آہ غیروں سے اختلاط، ملاقات، اتصال
آزاد دوستی و مراسم میں اس قدر اچھے بُرے نہ کا فر و مومن کا کچھ خیال
نامحرموں سے خط و کتابت بذوق و شوق جو چاہیں جس کو چاہیں لکھیں اپنے دل کا حال
اس درجہ بے حجابی و آزادیِ اُناث ہے بہر قوم لعنت و بربادی و وبال
قرآن اور حدیث سے ثابت نہیں ہے یہ اس باب میں نہیں کوئی گنجائشِ مقال
یہ دشمنانِ پردہ کی تلبیس ہے فقط قرآن کے خلاف ہے اُن کی یہ قیل و قال
لامذہبی ہے اُن کی یہ سب نفس پروری وہ اپنی خواہشوں کے یہ پھیلا رہے ہیں جال
مغرب کی روشنی سے نظر اُن کی خیرہ ہے مشرق کے نور کا اُنہیں مطلق نہیں خیال

قرآن اور حدیث کو سمجھیں وہ کس طرح
اُن کی نظر میں نقش ہی یورپ کی اک مثال

تیرہ صدی سے کوئی نہ سمجھا کلامِ حق
پیدا ہوئے ہیں آج یہی صاحبِ کمال

کردیں وہ اپنے سر سے یہ سودائے خام دُور
اس وسوسے کو اپنی طبیعت سے دیں نکال

عورت نہیں ہے صحنِ گلستاں کی تیتری
وہ ملکِ خانہ کی ملکہ ہے بجملہ حال

شاید اُنہیں خبر نہیں خود یورپ آج کل
آزادیٔ اُناث سے ہے تنگِ اختلال

عورت کی بے حجابی و آوارگی وہاں
انسانیت کے واسطے ہے وجۂ زوال

کیوں بن رہا ہے ہندو و انگریز کا غلام
مسلم کو آہ غیر کی تقلید کا خیال

غیرت تری کہاں گئی اے مسلم غیور
کیوں آرہا ہے ہوش و خرد پر ترے زوال

آزادی و ترقی و تہذیب کیا یہ ہے
ہوجائے حق کو چھوڑ کے تو مائلِ ضلال

پردہ ہے حصنِ عزت و ناموس مسلمیں
بے پردگی سے اس کا بھی ہوجائیگا زوال

باقی ذرا جو ہند میں مسلم کی ساکھ ہے
بے پردگی سے اس کا بھی ہوجائیگا زوال

کیا کر رہے ہیں ہند میں مسلم رجال آج
نسواں برونِ پردہ دکھادینگی کیا کمال

آزادیٔ اُناث بحدِ جواز ہو
ورنہ قیام امن و سکون ہے یہاں محال

نسبت بھی کوئی ترکی و ہندوستاں میں ہے
بیکار محض ہند میں ٹرکی کی ہے مثال

اُڑ بھی سکیگا کیا وہ اُسی اوج پر اگر
شہباز کا جلیس ہو مرغِ شکستہ بال

اور میں تو ایک بندۂ مسلم ہوں شفقتم!
کیا میں کروں مخالفتِ حکمِ ذوالجلال

تابع ہوں میں تو حکمِ خدا و رسول کا
میں لب ہلاؤں اس کے سوا میری کیا مجال

اسلام سے گریز ہو قرآن میں جس کو شک
وہ عورتوں کی پردہ دری کا کرے خیال

طرزِ عمل کسی کا نہیں شرع میں دلیل
وہ لیڈرانِ ہند ہوں یا مصطفیٰ کمال